بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۷ شوال ۱۳۹۷ھ ۔ ۲۲ تبوک ۱۳۵۶ہش ۔ ۲۲ ستمبر ۱۹۷۷ء | نمبر ۲۱۳

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو شخص اپنی نجات چاہتا ہے وہ دل و جان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام بن جائے

آپؐ کے غلاموں کو وہ نورِ ایمان دیا جائیگا جو انہیں غیر اللہ سے رہائی اور گناہوں سے نجات بخشے گا

"قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِہِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا (الزمر) یعنی کہہ کہ اے میرے غلامو! جنہوں نے اپنے نفسوں پر زیادتی کی ہے تم رحمتِ الٰہی سے نا امید مت ہو خدا تعالیٰ سارے گناہ بخش دے گا۔ اِس آیت میں بجائے قُل یا عباد اللہ کے (جس کے یہ معنے ہیں کہ کہہ اے خدا تعالیٰ کے بندو) یہ فرمایا کہ قُل یا عبادی یعنی کہہ کہ اے میرے غلامو! اس طرز کے اختیار کرنے میں بھید یہی ہے کہ یہ آیت اِس لئے نازل ہوئی تا خدا تعالیٰ بے انتہا رحمتوں کی بشارت دیوے اور جو لوگ کثرت گناہوں سے دل شکستہ ہیں ان کو تسکین بخشے سو اللہ جلّ شانہٗ نے اِس آیت میں چاہا کہ اپنی رحمتوں کا ایک نمونہ پیش کرے اور بندہ کو دکھلاوے کہ میں کہاں تک اپنے وفادار بندوں کو انعاماتِ خاصہ سے مشرف کرتا ہوں سو اسنے قُل یا عبادی کے الفاظ سے یہ ظاہر کیا کہ دیکھو یہ میرا رسولؐ اور برگزیدہ بندہ کمال اطاعت سے کس درجہ تک پہنچا کہ اب جو کچھ میرا ہے وہ اس کا ہے جو شخص نجات چاہتا ہے وہ اس کا غلام ہو جائے یعنی ایسا اس کی اطاعت میں محو ہو جائے کہ گویا اس کا غلام ہے تب وہ گو کیسا ہی پہلے گنہگار تھا بخشا جائے گا ... اِس آیت میں اِس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جو شخص اپنی نجات چاہتا ہے وہ اس نبی سے غلامی کی نسبت پیدا کرے یعنی اس کے حکم سے باہر نہ جاوے اور اس کے دامنِ اطاعت سے اپنے تئیں وابستہ جانے جیسا کہ غلام جانتا ہے تب وہ نجات پائے گا۔"

"اِس جگہ یہ بھی یاد رہے کہ ماحصل اِس آیت کا یہ ہے کہ جو لوگ، دل و جان سے تیرے یا رسول اللہؐ کے غلام بن جائیں گے ان کو وہ نورِ ایمان اور محبت اور عشق بخشا جائے گا کہ جو ان کو غیر اللہ سے رہائی دیگا اور وہ گناہوں سے نجات پا جائیں گے اور اسی دنیا میں ایک پاک زندگی ان کو عطا کی جائے گی اور نفسانی جذبات کی تنگ و تاریک قبروں سے وہ نکالے جائیں گے اسی کی طرف یہ حدیث اشارہ کرتی ہے کہ انا الحاشر الذی یحشر النّاس علٰی قدمی یعنی میں وہ مُردوں کو اُٹھانے والا ہوں جس کے قدموں پر لوگ اٹھائے جاتے ہیں۔ واضح ہو کہ قرآن اس محاورہ سے بھرا پڑا ہے کہ دنیا مر چکی تھی اور خدا تعالیٰ نے اپنے اس نبی خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیج کر نئے سرے سے دنیا کو زندہ کیا۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۱۸۶ تا صفحہ ۱۹۷)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۲ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ہر جماعت جائزہ لے

(الف) آپ کی جماعت میں ایسے احباب تو نہیں ہیں جو اِس مبارک تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں لیکن ابھی تک نہیں ہوئے۔

(ب) آپ کی جماعت میں ایسے احباب تو نہیں جنہوں نے ابھی تک ۳/۱۵ ادا نہ کیا ہو۔

(ج) کیا آپ نے سالِ رواں کی وصولی اِس طرح شروع کر دی ہے کہ سال ختم ہونے سے قبل جو ۲۸ فروری ۱۹۷۸ء کو ختم ہو گا ہر وعدہ کنندہ سے ۴/۱۵ وصولی ہو جائے اور کوئی کمی نہ رہے۔

اپنی مساعی کو تیز تر کیجئے۔ ایک عظیم کام آپ کے سپرد ہے ساری دُنیا میں انشاء اللہ اسلام کو غالب کرنا ہے۔ اس کے لئے ہمیں عظیم قربانیاں کرنا ہوں گی۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

مرکزی سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ۳۳واں مرکزی سالانہ اجتماع مورخہ ۴، ۵، ۶ نومبر ۱۹۷۷ء کو منعقد ہو رہا ہے، انشاء اللہ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:-

"یہ اجتماع نفس کی اصلاح کا ایک بڑا ذریعہ ہے اور بہترین سبق ہے اِس لئے احمدی نوجوانوں کو اِس طرف پوری توجہ دینی چاہئیے"

(الفضل ۱۰ ستمبر ۱۹۷۲ء)

خدام سے درخواست ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں اجتماع میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اجتماع کی برکات سے مستفید ہوں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پبلشر: مسعود احمد ☆ پرنٹر: سید عبدالحی ☆ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ☆ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۲ تبوک ۱۳۵۶ ہش
۲۲ ستمبر ۱۹۷۷ء

روحانی حیات اور روحانی موت میں مابہ الامتیاز

ہم قبل ازیں قرآن مجید کی رُو سے یہ امر واضح کر چکے ہیں کہ نفسِ مطمئنہ کے حصول میں اس امر کو بنیادی اہمیت حاصل ہے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی کماحقہٗ ادائیگی کے دوران علی الخصوص ذکرِ الٰہی پر خاص زور دیا جائے حتیٰ کہ کوئی لمحہ بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جس میں ایک مومن ذکرِ الٰہی سے غافل ہو۔

ذکرِ الٰہی کی اس بنیادی اہمیت کے پیشِ نظر ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر پر بہت زور دیا ہے کہ حقیقی مومن وہی ہیں جو ہر وقت ذکرِ الٰہی میں مشغول رہتے ہیں اور ایک لمحہ کے لئے بھی اس سے غافل نہیں ہوتے۔ آپؐ نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ روحانی طور پر زندہ وہی ہوتے ہیں جو ہر وقت ذکرِ الٰہی میں مشغول رہیں۔ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتے اور اس سے غافل رہتے ہیں وہ سانس لینے اور چلنے پھرنے کے باوجود مُردہ ہوتے ہیں۔ ان کی حیثیت چلتی پھرتی لاشوں کی سی ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّہٗ وَالَّذِیْ لَا یَذْکُرُہٗ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ۔ (بخاری و مسلم)

یعنی جو شخص اللہ کا ذکر کرتا ہے اس کی مثال زندہ کی سی ہے اور جو شخص اللہ کا ذکر نہیں کرتا اس کی مثال مُردہ کی سی ہے۔

جو شخص اللہ کے ذکر سے یکسر غافل ہو اور بھول کر بھی اُسے خدا یاد نہ آتا ہو وہ کیوں مُردہ شمار نہ ہو جبکہ خدا تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ ایسے شخص پر شیطان اپنا تسلط جمانے میں کامیاب ہو جاتا ہے اور پھر وہ اسی کے اشاروں پر چلتا ہے اور گمراہی میں بڑھتا ہی چلا جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

وَمَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِکْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ لَہٗ شَیْطٰنًا فَھُوَ لَہٗ قَرِیْنٌ ○ (الزخرف آیت ۳۷)

ترجمہ:۔ اور جو کوئی رحمٰن کے ذکر سے منہ موڑ لیتا ہے ہم اُس پر شیطان کو مسلط کر دیتے ہیں اور وہ اس کا ہر وقت کا ساتھی ہو جاتا ہے۔

ظاہر ہے جو رحمٰن کا بندہ بن کر رہنا نہیں چاہتا وہ بالآخر شیطان کا بندہ بن جاتا ہے اور اس پر روحانی موت مسلط ہو جاتی ہے۔ اور رحمٰن کا بندہ وہی ہوتا ہے جو ہر وقت اس کو یاد رکھتا ہے اور اس کے ذکر سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہیں ہوتا اپنے اس وصف کی وجہ سے وہ روحانی طور پر زندہ ہوتا ہے۔

یہی وجہ ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی جہاں ہر دم اور ہر آن یادِ الٰہی میں مصروف رہنے پر زور دیا ہے وہاں ساتھ ہی ذکرِ الٰہی سے غفلت برتنے کے ہولناک انجام سے بھی خبردار فرمایا ہے اور وہ یہی ہے کہ اس کے نتیجہ میں انسان شیطان کا شکار ہو جاتا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”اپنے اعمال کو صاف کرو اور خدا تعالیٰ کا ہمیشہ ذکر کرو اور غفلت نہ کرو۔ جس طرح بھاگنے والا شکار جب ذرا سست ہو جاوے تو شکاری کے قابو میں آ جاتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کے ذکر سے غفلت کرنے والا شیطان کا شکار ہو جاتا ہے۔ توبہ کو ہمیشہ زندہ رکھو اور کبھی مُردہ نہ ہونے دو کیونکہ جس عضو سے کام لیا جاتا ہے وہی کام دے سکتا ہے اور جس کو بیکار چھوڑ دیا جاوے پھر وہ ہمیشہ کے واسطے ناکارہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح توبہ کو بھی متحرک رکھو تاکہ وہ بیکار نہ ہو جاوے۔ اگر تم نے سچی توبہ نہیں کی تو وہ اُس بیج کی طرح ہے جو عمدہ زمین میں بویا گیا ہے اور اپنے وقت پر پھل لاتا ہے۔“ (الحکم ۲۴ اپریل ۱۹۰۳ء)

ذکرِ الٰہی سے غفلت کے اس ہولناک انجام کے پیشِ نظر حضور علیہ السلام نے اس امر پر خاص زور دیا ہے کہ انسان کی عافیت اسی میں ہے کہ وہ ہر وقت یادِ الٰہی میں مشغول رہے اور کسی وقت بھی اس سے غافل نہ ہو۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”انسان ہر وقت محتاج ہے کہ اُس (اللہ تعالیٰ) سے اس کی رضا کی راہیں مانگتا رہے اور اُس کے فضل کا اُسی سے خواستگار ہو کیونکہ اُسی کی دی ہوئی توفیق سے کچھ کیا جا سکتا ہے۔ (مانگنا یہی ہے کہ) اے خدا ہم کو توفیق دے کہ ہم تیرے ہو جائیں اور تیری رضا پر کاربند ہو کر تجھے راضی کر لیں۔ خدا تعالیٰ کی محبت اُسی کے خوف اور اُسی کی یاد میں دل لگا رہنے کا نام نماز ہے اور یہی دین ہے۔ پس جو شخص نماز ہی سے فراغت حاصل کرنی چاہتا ہے اُس نے حیوانوں سے بڑھ کر کیا کیا؟ وہی کھانا پینا اور حیوانوں کی طرح سو رہنا۔ یہ تو دین ہرگز نہیں، یہ تو سیرتِ کفار ہے۔ بلکہ جو دم غافل وہ دم کافر والی بات بالکل درست اور صحیح ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں ہے فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ وَاشْکُرُوْا لِیْ وَلَا تَکْفُرُوْنِ ○ (البقرہ آیت ۱۵۳) یعنی اے میرے بندو! تم مجھے یاد کیا کرو اور میری یاد میں مصروف رہا کرو میں بھی تم کو نہ بھولوں گا تمہارا خیال رکھوں گا۔ اور میرا شکر کیا کرو اور میرے انعامات کی قدر کیا کرو اور کفر نہ کیا کرو۔ اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ذکرِ الٰہی کے ترک اور اس سے غفلت کا نام کفر ہے۔ پس جو دم غافل وہ دم کافر والی بات صاف ہے۔ یہ پانچ وقت تو خدا تعالیٰ نے بطور نمونہ کے مقرر فرمائے ہیں ورنہ خدا کی یاد میں تو ہر وقت دل کو لگا رہنا چاہیئے اور کبھی اور کسی وقت بھی غافل نہ ہونا چاہیئے۔ اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہر وقت اسی کی یاد میں غرق ہونا بھی ایک ایسی صفت ہے کہ انسان اس سے انسان کہلانے کا مستحق ہو سکتا ہے اور خدا تعالیٰ پر کسی طرح کی امید اور بھروسہ کرنے کا حق رکھ سکتا ہے۔“ (الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۳ء)

الغرض ہر دم اور ہر آن ذکرِ الٰہی میں محو رہنا روحانی حیات کی ایک بیّن علامت ہے اور ذکرِ الٰہی سے غفلت روحانی موت پر دلالت کرتی ہے جس طرح جسمانی حیات اور جسمانی موت میں سانس کی آمد و شد کو امتیاز کی حیثیت حاصل ہے اسی طرح روحانی حیات اور روحانی موت میں ایک ہی مابہ الامتیاز ہے اور وہ ہے ذکرِ الٰہی کی کثرت۔

محمدؐ رحمۃ للعٰلمین ہیں

جنہیں ہے عشق محبوبِ خدا سے
انہیں ہو خوف کیا اہلِ جفا سے

محمدؐ رحمۃ للعٰلمین ہیں
لقب اُن کو ملا ہے یہ خدا سے

کرے گا جو گدائی اُن کے در کی
اماں پائے گا وہ ہر اک بلا سے

حیاتِ جاوداں اُس کو ملے گی
فقط آبِ بقائے مصطفیٰؐ سے

نہیں ملتا خزینوں میں شہوں کے
جو مل سکتا ہے اُس در کے گدا سے

منور ہیں فضائیں دو جہاں کی
شہنشاہِ دو عالمؐ کی ضیا سے

وہی ہیں وجہِ تخلیقِ دو عالم
مشیت تھی یہ حق کی ابتدا سے

یہ دنیا ہیچ تھی اُن کی نظر میں
رہا کام اُن کو مولیٰ کی رضا سے

اُٹھایا اپنے کندھوں پر خوشی سے
نہ اُٹھا بوجھ جو ارض و سما سے

ہزاروں آفتاب و ماہ و انجم
منور ہیں اُسی شمس الضحیٰ سے

نہیں ہیں وہ خدا لاریب لیکن
جُدا بھی وہ نہیں اپنے خدا سے

تواتر سے درود اس پر وہ بھیجیں
جو ہیں دیدارِ احمدؐ کے پیاسے

(محمد صدیق امرتسری۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام زندہ مذہب ہے

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مبلغ انچارج سورینام مشن

ریڈیو سورینام سے نشر کی گئی

معزز بھائیو اور بہنو! جب ہم یہ کہتے ہیں کہ اسلام ہی زندہ مذہب ہے تو ہمارا مقصد اسلام کی اس اعلیٰ شان کو پیش کرنا ہوتا ہے جو اسے دوسرے مذہبوں پر حاصل ہے۔ ظاہری طور پر ایک زندہ اور مردہ میں فرق ہوتا ہے بالکل اسی طرح روحانی لحاظ سے اسلام کو دوسرے مذاہب کے مقابل زندہ مذہب کی حیثیت حاصل ہے۔ آپ پوچھیں گے کہ اس کا ثبوت کیا ہے؟ سنیئے! اسلام اس لئے زندہ مذہب ہے کہ اس کی تعلیم تمام دنیا کے لئے اور ہمیشہ کے لئے ہے اور اسلام جس خدا کو پیش کرتا ہے وہ زندہ خدا ہے۔ نہ تو وہ کسی عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اور نہ اس پر موت آئی ہے۔ وہ ہمیشہ سے زندہ خدا ہے۔ اسلام کہتا ہے اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ کہ اللہ کا کوئی ساجھی نہیں وہ ایک ہی خدا ہے جو ہمیشہ سے زندہ ہے اور دوسروں کو زندگی عطا کرتا ہے۔ کسی مردہ کے مقابل زندہ کی یہی نشانی ہوتی ہے کہ وہ سنتا ہے اور جواب دیتا ہے۔ کلام بول چال اور حرکت یہی زندگی کی نشانیاں ہیں

حضرات! اسلام کا خدا وہ خدا نہیں جس کی زندگی کے ثبوت کے لئے صرف پرانے زمانہ کے واقعات بطور قصہ یا مثالوں کے پیش کئے جائیں۔ وہ اب بھی زندہ ہے اور اپنی زندگی کا ثبوت بار بار تازہ نشانوں سے دیتا رہتا ہے۔ خواب کے ذریعہ، کشف کے ذریعہ، وحی والہام کے ذریعہ ــ پیشگوئیوں کے ذریعہ، اسلام کے علاوہ دنیا میں کوئی دوسرا مذہب ان باتوں کو پیش نہیں کرتا۔ لیکن ہم کہتے ہیں۔ ؎

"لوگو! سنو کہ زندہ خدا وہ خدا نہیں
جس میں ہمیشہ عادتِ قدرت نما نہیں"

وہ خدا جو آدم کے وقت اسی اپنی طاقت کا ثبوت دیتا ہے۔ جو ابراہیم کے وقت میں اپنی زندگی کا ثبوت دیا کرتا تھا۔ جس کی یہ شان موسیٰ کے وقت میں ظاہر ہوتی تھی۔ جس نے حضرت عیسیٰ کے وقت میں اپنی زندگی کا ثبوت دیا اور جس کی کامل تجلی اور شانِ اعلیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ظاہر ہوئی۔ وہی خدا اب بھی زندہ ہے۔ وہ اب بھی اپنے پیارے بندوں کے ذریعہ اپنی زندگی کا ثبوت دنیا کو دیتا رہتا ہے اور اسی مقصد کے لئے خدا نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کو مہدی بنا کر کھڑا کیا

حضرات! آج سے چودہ سو سال پہلے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے دنیا کے سامنے یہ اعلان کروا دیا تھا کہ جب ہمارا مہدی آئے گا تو اس کی سچائی کے لئے دو نشان ظاہر کئے جائیں گے اور وہ نشان چاند اور سورج کے اپنے مقررہ دنوں میں گرہن کے ذریعہ ظاہر ہوں گے۔ جو نہ صرف ایک بار دنیا دیکھے گی بلکہ دو بار یعنی دنیا کے دونوں طرف رہنے والے دیکھیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور تاریخ گواہ ہے کہ کس شان کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حبیب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے منہ سے نکلی ہوئی بات لفظاً لفظاً پوری ہوتی اور خدا نے اپنے اس نشان سے بتا دیا کہ وہ ایک زندہ اور طاقتوں والا خدا ہے ؎

"آسماں میرے لئے تو نے بنایا اک گواہ
چاند اور سورج ہوئے میرے لئے تاریک و تار"

اللہ تعالیٰ نے تیرہ سو سال کے بعد جب دنیا میں گمراہی پھیل گئی۔ مسلمانوں کے بہتر فرقے ہو گئے تو دنیا کی ہدایت کے لئے اور مسلمانوں کی اصلاح کے لئے امام مہدی کھڑا کیا ہے۔ جن کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور شاگردی کا فخر ہے۔ خدا کی شان دیکھو!

وہ قادیان کی بستی میں اکیلا تھا ؎

"کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر"

مخالف خیال کرتے تھے کہ چند دن کی بات ہے۔ یہ جماعت ختم ہو جائے گی مگر نہیں وہ اکیلا نہیں تھا زندہ خدا اس کے ساتھ تھا جو اس سے بولتا تھا اسے تسلی دیتا تھا۔ خدا بار بار کہہ رہا تھا کہ گھبراؤ نہیں میں تیرے ساتھ ہوں۔ میں تیری مدد کروں گا۔ میں تیری حفاظت کروں گا میں تجھے لوگوں کا امام بناؤں گا اور میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ ہمارے زندہ خدا کی یہ باتیں کس شان سے پوری ہوئیں۔ آج کون سا ملک ہے جہاں احمدی نہیں ہیں۔ دس ملین سے بھی زیادہ احمدی دنیا کے کونے کونے میں تبلیغ اسلام میں لگے ہوئے ہیں۔

یہ زندہ خدا کا ایک زندہ نشان ہے کہ ؎

"اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا"

بھائیو! یہ وہ زمانہ تھا جب خود اسلام کے ماننے والے اسلام کی روحانی زندگی سے غافل تھے۔ وہ قبولیت دعا اور وحی والہام کے ہی منکر ہو رہے تھے اور اب بھی یہی حالت ہے اور پرانے معجزات کو ہی کافی خیال کیا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ نے اسلام کو زندہ مذہب ثابت کرنے کے لئے مسیح محمدی کو کھڑا کیا جس نے اعلان فرمایا کہ:-

"ہم یقیناً جانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا سب سے بڑا نبی اور سب سے زیادہ پیارا جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کیونکہ دوسرے نبیوں کی امتیں ایک تاریکی میں پڑی ہوئی ہیں اور صرف گزشتہ قصے اور کہانیاں ان کے پاس ہیں۔ مگر یہ امت ہمیشہ خدا تعالیٰ سے تازہ بتازہ نشان پاتی ہے۔ لہٰذا اس امت میں اکثر عارف ایسے پائے جاتے ہیں کہ جو خدا تعالیٰ پر اس درجہ کا یقین رکھتے ہیں کہ گویا اس کو دیکھتے ہیں اور دوسری قوموں کو خدا تعالیٰ کی نسبت یہ یقین نصیب نہیں۔ لہٰذا ہماری روح سے یہ گواہی نکلتی ہے کہ سچا اور صحیح مذہب صرف اسلام ہے .... ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات صرف قصوں کے رنگ میں نہیں ہیں بلکہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کر کے خود ان نشانوں کو پا لیتے ہیں۔ لہٰذا معائنہ اور مشاہدہ (یعنی دیکھنے) کی برکت سے ہم حق الیقین تک پہنچ جاتے ہیں۔ سو اس کامل اور مقدس نبی کی کس قدر شان بزرگ ہے جس کی نبوت ہمیشہ طالبوں کو تازہ ثبوت دکھلاتی ہے اور ہم متواتر نشانوں کی برکت سے اپنے کمال سے مراتب عالیہ (یعنی درجوں) تک پہنچ جاتے ہیں کہ گویا خدا تعالیٰ کو ہم آنکھوں سے دیکھ لیتے ہیں پس مذہب اسے کہتے ہیں اور سچا نبی اسی کا نام ہے جس کی سچائی کی ہمیشہ تازہ بہار نظر آئے .... خدا تعالیٰ نے ہر ایک زمانہ میں اس کامل اور مقدس کے نشان دکھلانے کے لئے کسی نہ کسی کو بھیجا ہے اور اس زمانہ میں مسیح موعود کے نام سے مجھے بھیجا ہے۔ دیکھو آسمان سے نشان ظاہر ہو رہے ہیں اور طرح طرح کے خوارق ظہور میں آ رہے ہیں اور ہر ایک حق کا طالب ہمارے پاس رہ کر نشانوں کو دیکھ سکتا ہے گو وہ عیسائی ہو یا یہودی یا آریہ۔ یہ سب برکات ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں"۔

(کتاب البریہ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۵۵-۱۵۶)

بھائیو! یہ ہے زندہ اسلام۔ جس کا خدا بھی زندہ ہے اور جس کا رسول حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم بھی زندہ نبی ہے۔ جس کی پیروی سے اعلیٰ سے اعلیٰ انعامات مل سکتے ہیں۔ جس کی پیروی کی برکت سے صالح، شہید، صدیق اور نبی آ سکتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا اور اسلام کو تازہ کرنے والے لوگ مسلمانوں میں پیدا نہ ہوتے تو دوسرے مذاہب والے اسلام پر اعتراض کر سکتے تھے کہ اسلام زندہ مذہب نہیں کیونکہ خدا کے کلام اور الہام کا دروازہ اسلام میں بھی بند ہو گیا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اسلام کو ہمیشہ زندہ رکھنے کا کتنا شاندار انتظام کیا کہ ایک طرف قرآن کریم کی ظاہری کی حفاظت کا وعدہ پورا کیا اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی اصلی تعلیم کو پھیلانے کے لئے مسلمان فرقوں کے اختلاف اور جھگڑوں کو دور کرنے کے لئے امام بھیجنے شروع کر دیئے اور آخر میں محمدی مسیح موعود کو بھیجا اور اس کے ذریعہ ہی اسلام کو تازہ کرنے اور اس کو غالب کرنے کے لئے خلافت راشدہ پھر سے قائم کر دی۔ اس طرح تازہ وحی و الہام اور تازہ نشانوں کے ذریعہ اسلام کے باغ کو ہرا بھرا رکھنے کا سامان کر دیا۔ دوسرے تمام مذاہب چونکہ اپنا وقت پورا کر چکے تھے اور ایسا ہونا ضروری تھا کیونکہ وہ تھے ہی ایک خاص قوم اور خاص وقت و زمانہ کے لئے اس لئے جب اللہ تعالیٰ نے انسان کی عقل کی ترقی کے وقت ایک کامل مذہب اسلام کو تمام قوموں کے لئے اور قیامت تک کے تمام زمانوں کے لئے بھیج دیا تو پہلے مذاہب کی دیکھ بھال خدا نے چھوڑ دی اور صرف اسلام کے باغ کے لئے وحی والہام کا پانی جاری کر دیا جو اولیاء و مجددین اسلام کے ذریعہ ملتا رہا۔ اور اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ مل رہا ہے۔

حضرت مرزا صاحب فرماتے ہیں :۔

"ہزاروں درود اور سلام اور
رحمتیں اور برکتیں اس پاک نبی
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
پر نازل ہوں جس کے ذریعہ سے
ہم نے وہ زندہ خدا پایا جو آپ
کلام کر کے اپنی ہستی کا آپ ہمیں
نشان دیتا ہے اور آپ فوق
العادت نشان دکھلا کر اپنی قدیم
اور کامل طاقتوں اور قوتوں کا
ہم کو چمکنے والا چہرہ دکھاتا ہے"
(نسیم دعوت ص ۳۳)

برادران! سچ ہے کہ اسلام زندہ مذہب ہے۔ اسلام کا خدا ابھی زندہ ہے۔ اسلام کا رسول ابھی زندہ ہے اور اسلام کی کتاب بھی زندہ ہے یہی باتیں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی بنیاد ہیں۔

ہم احمدی ساری دنیا میں اس زندہ اسلام کی تبلیغ کر کے انشاء اللہ لوگوں کو اسلام کے جھنڈے تلے لائیں گے۔ اے کاش مسلمان اسلام کی اسی تفسیر اور اسی روحانی زندگی کو جتنی جلدی ہو سکے محسوس کر لیں۔ آج مردہ مذہب کو کوئی لینے کو تیار نہیں۔ اسی لئے حضرت مسیح موعودؑ نے مسلمانوں سے فرمایا:۔

"ایسا کون بے وقوف ہے جو
ایسے مردہ مذہب پر عاشق ہو
جائے گا جو بمقابلہ گزشتہ مذہبوں
کے ہر ایک برکت اور روحانیت
سے بے نصیب ہے گزشتہ
مذہبوں میں عورتوں کو بھی الہام
ہوا جیسا کہ موسیٰ کی ماں اور
مریمؑ کو۔ مگر تم مرد ہو کر ان (۵)

مغربی افریقہ کی دو اہم زبانیں
"یوروبا" اور "ہوسا"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۹۵ء میں ایک اہم کتاب منن الرحمان تصنیف فرمائی جس میں قطعی و یقینی اور زبردست دلائل سے ثابت فرمایا کہ عربی ام الالسنہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وہ اصول بھی معین فرمائے جن کے تحت دنیا کی دیگر زبانیں امتداد زمانہ کے ساتھ عربی سے مختلف ہوتی چلی گئیں۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر یہ واضح فرمایا کہ دنیا کی کوئی زبان بھی ایسی نہیں جو اپنی تحقیق میں عربی زبان کی مرہون منت نہ ہو۔ نیز فرمایا کہ آپ کے پیش کردہ اصولوں کو اگر دنیا کی دوسری زبانوں پر منطبق کیا جائے تو ان کا عربی ماخذ بالبداہت ثابت ہو سکتا ہے۔

مخدوم و مکرم حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت احمدیہ ضلع لائلپور کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق عطا فرمائی کہ تقریباً چالیس سال کی انتھک محنت سے آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس دعویٰ کو عملاً سچا ثابت کر دکھایا اور آپ کے پیش کردہ اصولوں کا اطلاق کر کے دنیا کی بیشتر قابل ذکر زبانوں کی ڈکشنریاں حل کر دیں اور ثابت فرمایا کہ ان کے بنیادی الفاظ کا مادہ عربی مادوں سے مشتق ہے۔ اس میں شک نہیں کہ آپ کی یہ گراں قدر محنت جس کے نتیجہ میں اب تک چالیس زبانوں کی لغات حل ہو چکی ہیں اور آپ کا یہ کارنامہ ایک تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔ غیر اسلامی دنیا کے اہل علم نے بھی آپ کی اس تحقیق پر سنجیدگی سے غور شروع کر دیا اور مختلف ممالک کے اہل علم یہ کتب منگوانے لگے ہیں۔

مگر دراصل اس تحقیق کا حق ابھی تک ادا نہیں ہوا اور جس حد تک دنیا میں اس کی تشہیر ہونی چاہیئے تھی وسائل کی کمی کے باعث اس میں بہت کمی رہ گئی ہے۔

یہ خدمت چونکہ ایک شخص کی ذمہ داری نہیں بلکہ ساری جماعت کی ذمہ داری ہے اس لئے میں احباب جماعت سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ جن دوستوں کو توفیق ہو وہ اپنے غیر از جماعت یا غیر مسلم دوستوں کے لئے یہ کتابیں خرید کر ان کو عظیم الشان تحقیق سے روشناس کروائیں مزید معلومات کے لئے براہ راست حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر سے رجوع کیا جا سکتا ہے۔

مغربی افریقہ کی دو اہم زبانوں یوروبا اور ہوسا میں حضرت شیخ محمد احمد صاحب کی تحقیق حال ہی میں وہ الگ الگ کتابوں کی شکل میں نائجیریا سے شائع ہوئی ہیں یوروبا زبان میں کتاب کی اشاعت کو وہاں جو اہمیت دی جا رہی ہے اس کا اظہار کچھ اس امر سے ہوتا ہے کہ طباعت کے بعد کتاب کو منظر عام پر لانے کی ایک شاندار تقریب منائی گئی جس میں جسٹس اے آر بکری۔ چیف ہائی کورٹ نائجیریا نے اس کی اشاعت کا اعلان فرمایا۔ اس موقعہ پر Mr. M. Ola Busalina کمشنر برائے زراعت اور بھی معزز مہمانوں میں شامل تھے۔

یوروبا۔ نائجیریا کا جنوبی حصہ ہے جس کا رقبہ ۱۸۵۰۰ مربع میل ہے۔ شمالی امریکہ کے بہت سے نیگرو یوروبا نسل سے ہی ہیں۔

ہوسا۔ نائجیریا کی دوسری زبان ہے جو BANTU زبان پر مبنی ہے اور ڈیڑھ کروڑ اشخاص سے زیادہ اس زبان کے بولنے والے ہیں۔ اور یوروبا اور ہوسا دونوں زبانیں بڑی فصیح اور بلیغ ہیں۔ یوروبا زبان کے بولنے والے بھی تقریباً ڈیڑھ کروڑ اشخاص ہیں۔

ہماری جماعت کی طرف سے قرآن شریف کا ترجمہ یوروبا زبان میں تیار ہو کر شائع ہو چکا ہے اور دو کتابیں یعنی
"YORUBA TRACED TO ARABIC"
اور
"HAUSA TRACED TO ARABIC"
یعنی یوروبا اور ہوسا کا تمام سرمایہ عربی زبان پر مبنی ہوتا۔ دونوں کتابوں میں ثابت کیا گیا ہے۔ یہ دونوں کتابیں شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائلپور کی سالہا سال کی محنت اور کوشش کا نتیجہ ہیں۔ احمدیہ مسلم مشن لیگوس کی طرف سے یہ دونوں کتابیں گزشتہ ماہ میں شائع ہو چکی ہیں اور ان کی اشاعت مکرم محمد اجمل صاحب شاہد انچارج احمدیہ مسلم مشن لیگوس اور ان کے رفقاء کی ہمت۔ محنت اور کوشش کا نتیجہ ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے آمین!

"کانو" میں ایک نمائش قرآن شریف کی اشاعت کی غرض سے ہو رہی ہے اور یہ دونوں کتابیں انشاء اللہ اس نمائش میں بھی رکھی جائیں گی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا علمی کلام ایک نئے رنگ میں اشاعت پذیر ہو گا۔

یوروبا کی لغت ۱۳۲ صفحات اور ہوسا کی لغت ۱۵۲ صفحات پر مشتمل ہے اور اہل علم اور محقق احباب کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے یہ نوٹ تعارف کیلئے ہے اور تحقیق کا اندازہ دونوں کتابوں کے دیکھنے سے ہی ہو سکتا ہے۔

مرسلہ: وکالت تبشیر
تحریک جدید ربوہ

○

(۵) عورتوں کے برابر بھی نہیں۔ ہمارے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارے
سید و مولیٰ (اس پر ہزار سلام)
اپنے افاضہ کی رو سے تمام
انبیاء سے سبقت لے گئے
ہیں۔ کیونکہ گزشتہ نبیوں کا
افاضہ ایک حد تک آ کر ختم
ہو گیا۔ اور اب وہ قومیں اور
وہ مذہب مردے ہیں۔ کوئی
ان میں زندگی نہیں۔ مگر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا روحانی
فیضان قیامت تک جاری ہے"
(چشمہ مسیحی ص۲۵)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین!

○

درخواست دعا

میرے چھوٹے بھائی کو سکوٹر کے سلپ ہو جانے کی وجہ سے چوٹیں آئی ہیں: نیز میری والدہ محترمہ چار روز سے تبخیر کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جس کا اثر دل پر بھی ہے۔

قارئین الفضل سے دعا کی درخواست ہے۔

حنیف احمد محمود
جامعہ احمدیہ ربوہ

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۲۷۲

میں محمود جاوید اسعد ولد قاضی محمد شریف صاحب قوم راجپوت جنجوعہ پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۷/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۵۴۸۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد محمود جاوید اسعد اے کناٹ ہاؤس میری روڈ۔ کراچی ۴

گواہ شد صغیر احمد چیمہ سیکرٹری وصایا کراچی

گواہ شد صدر الدین کھوکھر سیکرٹری رشتہ ناطہ کراچی۔

مسل نمبر ۲۳۲۷۳

میں ناصرہ لبنیٰ نذیر زوجہ راجہ نذیر احمد صاحب بھٹی قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۳/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:- زیور طلائی ۱ تولہ مالیتی -/۵۰۰ روپے۔ زیور نقرئی ۱/۲ ۴۱ تولہ مالیتی -/۶۱۵ روپے۔ مشین سلائی -/۴۰۰ روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ ناصرہ لبنیٰ نذیر۔ کوارٹر ۴/۲۰۱ کیمپ ۱ پی اے ایف کورنگی کریک کراچی۔

گواہ شد منور احمد وصیت نمبر ۲۰۷۴۶

گواہ شد راجہ نذیر احمد بھٹی خاوند موصیہ

مسل نمبر ۲۳۲۷۴

میں احمد نصر اللہ خان ولد ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب قوم ساہی پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور چھاؤنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۷/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۳۰۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد احمد نصر اللہ خان ۹۳ خورشید عالم روڈ ڈاکخانہ آر اے بازار لاہور۔

گواہ شد نور احمد خاں مرکزی سیکرٹری مال لاہور۔

گواہ شد عبد المالک وصیت نمبر ۲۰۹۶۰ مسجد دار الذکر لاہور۔

مسل نمبر ۲۳۲۷۵

میں امۃ النصیر زوجہ حیدر علی صاحب ظفر قوم جاٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈگری ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۶/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:- حق مہر بذمہ خاوند -/۱۵۰۰ روپے، زیور طلائی ۸ تولہ مالیتی -/۴۴۰۰ روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ امۃ النصیر C/5 رشیدیہ دواخانہ ڈگری ضلع تھرپارکر۔

گواہ شد منصور احمد منیب مربی سلسلہ احمدیہ وصیت نمبر ۲۰۵۵۹۔

گواہ شد چوہدری علی احمد ولد شیر محمد صاحب کوٹ احمدیہ ضلع بدین سندھ۔

مسل نمبر ۲۳۲۷۶

میں امۃ اللطیف طاہرہ زوجہ رشید محمد صاحب سیفی قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۸/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:- حق مہر -/۱۰۰۰ روپے۔ زیور طلائی ۱ تولہ ۲ ماشہ مالیتی -/۶۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ امۃ اللطیف طاہرہ ۳/۱۲ دار الصدر غربی ربوہ۔

گواہ شد رشید محمد سیفی وصیت نمبر ۱۷۸۵ خاوند موصیہ۔

گواہ شد ممتاز حسین امتیاز معتمد خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۲۷۷

میں خالدہ مسرت بنت ناصر احمد صاحب سیال قوم سیال پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۷/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:- گھڑی مالیتی -/۲۵۰ روپے۔ زیور طلائی ۸ ماشہ مالیتی -/۴۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ خالدہ مسرت ۳/۱۲ دار الصدر غربی الف ربوہ

گواہ شد ممتاز حسین امتیاز معتمد مقامی خدام الاحمدیہ ربوہ۔

گواہ شد سید خالد احمد ولد سید داؤد مظفر شاہ صاحب دار الصدر شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۲۷۸

میں چوہدری خورشید احمد ولد چوہدری رحیم بخش صاحب قوم گل پیشہ زراعت عمر ۲۷ سال بیعت خلافت ثانیہ ساکن کوٹ لالہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۷/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

مکان کچا برقبہ ۱۰ مرلہ مالیتی -/۲۰۰۰ روپے بھینس مالیتی -/۲۵۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۶۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد چوہدری خورشید احمد کوٹ لالہ ڈاکخانہ سانگرا تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ

گواہ شد علی اکبر سیکرٹری مال کوٹ لالہ۔

گواہ شد حکیم بشیر احمد وصیت نمبر ۱۳۳۲۸ انسپکٹر بیت المال۔

درخواست دعا

خاکسار چند روز سے بوجہ سر کے دائیں جانب کنپٹی اور کان میں درد کی وجہ سے بیمار ہے۔ مزید اعصابی تکلیف بھی ہے۔ احباب سے شفاء کاملہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (نور الدین خوشنویس دفتر الفضل۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منزل بہ منزل قدم بڑھاتے جائیے

● تاجر احباب ● دیگر آزاد پیشہ احباب ● زمیندار احباب ● ملازم پیشہ احباب

الحمد للہ کہ سال ۷۷-۱۹۷۶ء خدا کے فضل سے نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا اور خدا تعالیٰ کی پاک جماعت کے افراد نے پروانوں کی طرح اپنے محبوب امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے نہایت سرگرمی، اخلاص اور محنت کے ساتھ اپنے لازمی چندہ جات کو نہ صرف بروقت ادا کیا بلکہ بہت سی جماعتوں نے اللہ تعالیٰ سے توفیق پا کر اپنے مجوزہ بجٹ سے بھی زیادہ رقم خدا تعالیٰ کے دین کی راہ میں پیش کر دی اور اس طرح "مخلصین له الدّین" کے حسین مقام پر فائز ہوئے، الحمد للہ علیٰ ذالک۔

مگر جدوجہد کا دَور ابھی ختم نہیں ہوا بلکہ سچ تو یہ ہے کہ غلبۂ اسلام کی روشن ترین منزل کا ابھی آغاز ہوا ہے اور یہ بلند تر منزل ہم سے نئی جدوجہد نئے عزم، نئے پُرجوش عمل کا مطالبہ کرتی ہے۔ موجودہ مالی سال میں جبکہ اللہ تعالیٰ کی حکمت کے ماتحت زندگی کے ہر شعبے میں نئی راہیں کھلی ہیں۔ زمیندار اصحاب کی آمدنیاں اجناس کی قیمتیں بڑھ جانے کی وجہ سے بفضل تعالیٰ کئی گنا ہو گئی ہیں۔ تجار اور دیگر آزاد پیشہ احباب کے وسائل اور روزگار میں کئی گنا ترقی ہوئی ہے اور وکلاء اور ڈاکٹر صاحبان کی آمدنیوں میں بھی خدا کے فضل سے کئی گنا اضافہ ہوا ہے ساتھ ہی دین کی ضروریات بھی بڑھ گئی ہیں۔ پس مخلص احباب کے لئے لازم ہے کہ جب خدا تعالیٰ نے اُن پر رزق کے دروازے وسیع کئے ہیں تو "مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ" کے ماتحت خدا تعالیٰ کے راستے میں بھی وہ پہلے سے زیادہ قربانی پیش کریں۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:۔

"جماعتِ احمدیہ چونکہ ایک زندہ جماعت ہے اِس لئے یہ ہمیشہ اِس بات کا خیال رکھتی ہے کہ جو بندھے ہوئے اخراجات ہیں اور جو کم نہیں ہو سکتے اُن کو پورا کرنے کے لئے جو مجوزہ آمد ہے اس سے زیادہ آمد ہو تا کہ کسی وقت بھی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کاموں میں سُستی نہ پیدا ہو اور کام کو نقصان نہ پہنچے۔ مَیں اپنے ربِ کریم سے یہ امید رکھتا ہوں کہ وہ جماعت کا قدم پیچھے نہیں ہٹنے دے گا۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے یہ ممکن ہے ہم تو اس کے عاجز بندے ہیں۔" (خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۱۳ مارچ ۱۹۷۵ء)

اِسی خطبہ جمعہ میں بجٹ کے سلسلہ میں تجار اصحاب سے خطاب کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"جماعت کے جو احباب مالی قربانیاں دیتے ہیں وہ مختلف قسموں میں بٹے ہوئے ہیں۔ پہلی قسم ملازم پیشہ احباب کی ہے جن کی آمدنیاں بندھی ہوئی ہیں۔ دوسری قسم تجارت پیشہ اصحاب کی ہے جن کی آمدنی کا انحصار تجارت میں نفع پر ہوتا ہے ..... اللہ تعالیٰ فضل کرتا ہے۔ ہر سال بحیثیتِ مجموعی جماعت کے مالوں میں ہمیں بہت برکت نظر آتی ہے اور تجار حضرات پہلے سے بہت بڑھ چڑھ کر مالی قربانی میں حصہ لیتے ہیں۔ اُن کی آمد میں بھی فرق پڑا ہے۔ پہلے آہستہ آہستہ پڑ رہا تھا لیکن اِس سال قیمتیں بڑھ جانے کی وجہ سے بہت نمایاں فرق پڑا ہے۔ اس تبدیلی سے جو افراطِ زر کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ہے تجارت پیشہ اصحاب کی آمدنیاں بڑھ جاتی ہیں۔ پس انہیں باہمی مشورے کرنے چاہئیں اور اپنے اپنے حصہ کا بجٹ پورا کرنا چاہیئے۔" (خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۱۳ مارچ ۱۹۷۵ء)

زمیندار احباب کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"تیسری قسم زمیندار احباب کی ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری زمیندارہ جماعتیں زیادہ ہیں۔ جہاں ملازمت پیشہ آدمی کو پندرہ روپے من سے پچیس روپے من گندم ہو جائے تو تکلیف اٹھانی پڑتی ہے وہاں زراعت پیشہ آدمی یعنی زمیندار کو فائدہ پہنچتا ہے۔ ویسے یہ بھی ٹھیک ہے کہ زمیندار کے کچھ اخراجات بڑھ جاتے ہیں لیکن اتنے نہیں بڑھتے جتنا کہ قیمت کے لحاظ سے اُسے فائدہ پہنچ جاتا ہے .... مَیں سمجھتا ہوں کہ آئندہ جماعت کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہمیں زمیندارہ جماعتوں کو مستعد بنانا پڑے گا اور انہیں یہ احساس دلانا پڑے گا کہ وہ زمیندارہ آمد سے اللہ تعالیٰ کے سلسلہ کی ضروریات کو پورا کریں جو یکدم بڑھ گئی ہیں۔" (خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۷۵ء)

پس جہاں تجار اور دیگر آزاد پیشہ اصحاب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے توجہ دلائی وہاں زراعت پیشہ اصحاب کو بھی متوجہ فرمایا کہ ان کی آمدنیاں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھ گئی ہیں اور انہیں شکر گزاری کے طور پر بشاشتِ قلب سے دین کی راہ میں خرچ کرنا چاہیئے۔ حضور کے ارشادات کے مطابق انہیں کُل آمد کا صحیح جائزہ لینا چاہیئے اور اسکے مطابق اپنا [illegible] ادا کرنا چاہیئے۔ یہ امر ذہن نشین رہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی پر اپنے انعامات کے دروازے وسیع کرتا ہے تو وہ اپنے بندے کے عمل کو بھی دیکھتا ہے کہ کس حد تک اُس نے اپنے رب کی ... شکر ادا کیا۔ وہ فرماتا ہے "لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ" یعنی اگر تم خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرو گے تو وہ تمہارے لئے اپنے افضال و انعامات کا دامن اَور وسیع کر دے گا اِس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے خزانے وسیع ہیں اور اُن میں کوئی کمی نہیں۔ خدا کی راہ میں خرچ کرنے میں ہمارا فائدہ ہے جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ غنی ہے اور تم فقراء ہو۔ خدا تعالیٰ کو تو کسی مال کی ضرورت نہیں، وہ ہمیشہ سے غنی ہے۔ وہ اُس دن سے غنی ہے جب اُس نے تم کو سورج کی روشنی سے فائدہ پہنچانے کے لئے پیدا کیا ..... جب تمہارا سخی، جب تمہارا دیالو، جب تمہارا بخشنہار رب تمہارے دروازے پر آ کر تمہارے اموال کا مطالبہ کرتا ہے تو اس میں تمہارا ہی فائدہ اُسے مدِّنظر ہوتا ہے۔" (الفضل مطبوعہ ۳ مارچ ۱۹۷۳ء)

پس اے فدایانِ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم! آگے بڑھو اور دین کی مزید خدمت کے لئے کمربستہ ہو جاؤ۔ چندہ عام اور حصہ آمد تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقرر فرمودہ چندے ہیں اور لازمی ہیں اور چندہ جلسہ سالانہ کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے لازمی قرار دیا ہے۔ پس ان تینوں چندوں کی ادائیگی ہر اُس فرد پر لازمی ہے جو احمدی کہلاتا ہے اور جس نے امام کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر یہ عہد کیا ہے کہ وہ دین کو دُنیا پر مقدم رکھے گا۔

جہاں ہمارے عہدیدار اصحاب کو چاہیئے کہ وہ ہر دوست کے پاس پہنچ کر اس کی صحیح آمد کے مطابق بجٹ تشخیص کریں وہاں احبابِ جماعت کا بھی فرض ہے کہ وہ انتہائی بشاشت اور خندہ پیشانی کے ساتھ اور نہایت درجہ دیانتداری سے جو جماعتِ احمدیہ کی خصوصیت ہے صحیح آمد لکھوائیں اور پھر اس کے مطابق باقاعدگی کے ساتھ ماہ بماہ یا ہر فصل کے موقعہ پر اس کی ادائیگی فرماویں۔ ملازم پیشہ احباب کی آمد مع الاؤنس تو متعین ہوتی ہے مگر تاجر پیشہ، زمیندار اصحاب اور دیگر آزاد پیشہ اصحاب پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اپنی کُل آمد کے مطابق لازمی چندہ جات میں خاطر خواہ اضافہ فرماویں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے عہدہ داروں کو بھی اور جماعت کے دوسرے مخلصین کو بھی یہ توفیق عطا فرمائے کہ وہ دین کے راستے میں بشاشتِ قلب کے ساتھ اپنی تمام ذمہ داریوں کو باحسن طریق نبھائیں اور اپنے فرض کو ادا کر کے اس کے حضور سرخرو ہوں۔ وما توفیقنا اِلّا باللہ العلیّ العظیم ۞

محبوب عالم خالد
(ناظر بیت المال آمد)